Chapter 37 **سورة الصّٰٓفّٰت** Line - wise the most disciplined

آیات 182

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾

1- قسم ہے قطار در قطار صف بستہ (اہلِ ایمان کی جو اللہ کے نظام کی حفاظت کے لئے سرگرمِ عمل ہیں)۔

(**نوٹ**: واو قسم پر نوٹ آیت 36/2 میں دے دیا گیا ہے۔ یہاں قسم ہے قطار در قطار سے مراد ہے کہ اہلِ ایمان کا اتحاد گواہی ہے کہ وہ آپس میں فرقہ فرقہ نہیں ہیں اور اُن کی جدوجہد اپنی گواہی آپ ہے کہ وہ خالصتاً اللہ کے احکام وقوانین کی سربلندی کے لئے ہے اور اُن میں کوئی انتشار نہیں)۔

فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ﴿۲﴾

2- پھر (اُن کی قسم) جو جھڑکنے اور ڈانٹنے والے ہیں۔

(**نوٹ**: تا کہ اللہ کے کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی پر مائل افراد درست ہو جائیں کیونکہ جن کو خلافتیں عطا کی گئی ہوتی ہیں، 27/62، اُن کے پاس یہ اختیار رہتا ہے۔ اور یہاں بالواسطہ قسم کا حوالہ اس لئے ہے تا کہ یہ اصول طے ہو جائے کہ جھڑکنے اور ڈانٹنے والوں کی یعنی سزا دینے والوں کی سچائی اور خلوص گواہ ہو کہ اس میں انتقام اور تعصب نہیں بلکہ بھلائی ہے)۔

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكۡرًا ﴿۳﴾

3- پھر (اُن کی قسم) جو نازل کردہ تعلیم وآگاہی کی پیروی کرنے والے ہیں۔

(**نوٹ**: یہاں بالواسطہ قسم کا حوالہ اس لئے ہے کہ وہ لوگ جو ذکر یعنی نازل کردہ تعلیم وآگاہی کی پیروی کرنے والے ہیں اُن کی پیروی گواہ ہوتی ہے کہ وہ اُسے سمجھتے ہیں اور اُس میں دی گئی حکمت و دانش کے مطابق پیروی کرتے ہیں اور جہالت، بے خبری سے اور اندھوں کی طرح پیروی کرنے والے نہیں ہیں، 25/73)۔

اِنَّ اِلٰهَكُمۡ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾

4- (لہٰذا، پورے ہوش وحواس سے) یقین کر لو کہ تمہارا اِلٰہ یعنی تمہارا اللہ ایک ہی ہے جس کی تمہیں پرستش و طاعت کرتے رہنا ہے (اس لئے دی گئی تعلیم وآگاہی میں کوئی تضاد اور شک وشبہ نہیں، 2/2، 16/44)۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ﴿۵﴾

5-(اور یہ ہے وہ اللہ جو) آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اِن کے درمیان ہے اُن سب کی نشو ونما کر رہا ہے اور وہ مشرقوں کی یعنی روشنی کے سرچشموں کی نشو ونما کرنے والا ہے۔

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ۝۶

6-(لہٰذا، تم غور کرو اور دیکھو کہ) بلاشبہ ہم نے دنیا کے آسمان کو تاروں کی زینت سے آراستہ کر رکھا ہے۔

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝۷

7-اور (دنیا کے آسمانوں کو) ہر سرکش شیطان سے یعنی ہر اس تخریبی قوت سے محفوظ کر رکھا ہے جو طے شدہ حدوں سے نکل کر تباہی پیدا کر سکتی ہے۔

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝۸

8-وہ (شیاطین) ملاءِ اعلیٰ کی طرف سے کچھ نہیں سن سکتے اور اُنہیں ہر طرف سے دُور رکھا جاتا ہے۔

(**نوٹ**: یہ آیات 37/6-10 نظامِ کائنات میں تخریبی قوتوں اور تعمیری قوتوں کے درمیان جاری کشمکش کی آگاہی دیتی ہیں۔ اس آیت 37/8 میں اسی سلسلے میں ملاءِ اعلیٰ اہم الفاظ ہیں۔ ملاء کا مادہ (م ل أ) ہے۔ اس کے بنیادی مطلب ہیں: وہ جن کی تمام ضروریات پوری ہو چکی ہوں۔ قوم کے سردار وغیرہ۔ اور اعلیٰ کا مطلب ہے بالا۔ برتر وغیرہ۔ لہٰذا، اس آیت میں ملاءِ اعلیٰ سے مراد وہ ہیں جو کائنات کا حسن و توازن قائم رکھنے کے لئے سرگرمِ عمل رہتے ہیں، 51/4، 79/5۔ چنانچہ شیاطین کو ایسی سماعت عطا نہیں کی گئی کہ وہ اُن ملاءِ اعلیٰ کو سُن سکیں اور اُن کی تدبیروں کو جان سکیں۔ لہٰذا، انہیں دُور رکھا گیا ہے تاکہ کائنات کا حسن و توازن قائم رہ سکے۔ لیکن شیاطین کی تخریبی سرگرمیوں سے نظامِ کائنات کو محفوظ رکھنے کے لئے جو انتظام ہے اُسے اگلی آیات 9 اور 10 میں دے دیا گیا ہے)۔

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۹

9-(اور شیاطین کو ملاءِ اعلیٰ سے دُور رکھنے کے لئے) دھکے دیے جاتے ہیں تاکہ دُور رہیں اور اُن کے لئے یہ ہمیشہ قائم رہنے والی سزا ہے۔

(**نوٹ**: تخریبی قوتوں کو تعمیری قوتوں سے دُور رکھنے کے لئے یہ اللہ کا ایسا انتظام ہے جس سے دنیا قیامت سے پہلے مکمل طور پر تباہ ہونے سے محفوظ ہے)۔

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰

10- مگر جو ایک بار جھپٹ کر اُچک لے تو شہابِ ثاقب یعنی سوراخ کرنے والا سفید رنگ کا ایسا شعلہ جس میں سیاہی کی سی امیزش ہو وہ اُس کے پیچھے لگ جاتا ہے (یعنی اگر کوئی تخریبی قوت دنیا کے آسمان کی تعمیری قوتوں کے نظام میں

مداخلت کرنے میں کامیاب ہو ہی جائے تو وہ ایسے شعلے کی گرفت میں آجاتی ہے جو اُس کی تباہی تک اُس کے پیچھے لگا رہتا ہے)۔

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾

11- بہرحال، ان سے پوچھو کہ ان کا تخلیق کرنا زیادہ مشکل ہے یا یہ جو (سارا نظام) ہے، اس کا تخلیق کرنا زیادہ مشکل ہے؟ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تو انہیں چپکنے والی مٹی سے پیدا کیا ہے (یعنی اللہ کے لئے کچھ بھی کسی بھی وقت تخلیق کرنا یا بار بار تخلیق کرنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا، یہ ایک جیسا ہی آسان ہے)۔

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ﴿١٢﴾

12- مگر (اے رسولؐ) تمہیں تو اِن کی اِس بات پر حیرت ہوتی ہے (کہ اِن انسانوں نے اپنے آپ کو اللہ کے علاوہ کئی چیزوں اور وہموں کا غلام بنا رکھا ہے) اور یہ تمہاری (اِس حیرت) کی ہنسی اڑاتے ہیں۔

وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ﴿١٣﴾

13- اور جب انہیں سبق آموز آگاہی دی جاتی ہے (اور قرآن پیش کیا جاتا ہے تاکہ یہ علم و بصیرت سے کام لیں) تو وہ اِس تعلیم و آگاہی کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ﴿١٤﴾

14- بلکہ جب وہ اس کی کسی ایک آیت کو دیکھتے ہیں (تو ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کہ آؤ) اِس کا مذاق اڑائیں۔

وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾

15- اور کہتے ہیں! کہ یہ تو کھلا کھلا جادو ہے (جو قرآن میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہ زندگی صرف اِس دنیا کی ہی زندگی نہیں بلکہ اس کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی جاری رہے گا)۔

أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿١٦﴾

16- کیونکہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جب ہم مر جائیں اور (ہمارا گوشت پوست) مٹی ہو جائے اور صرف ہڈیاں رہ جائیں تو واقعی ہم اٹھائے جائیں (اور از سرِ نو زندہ کردیے جائیں)۔

أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿١٧﴾

17- اور یہ بھی کہ ہمارے آباؤ اجداد بھی جنہیں پہلے ہی (مرے ہوئے صدیاں گزر گئیں، تو کیا وہ بھی دوبارا زندہ کیے جائیں گے؟)

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

18-(ان سے) کہو! کہ ہاں! بالکل ایسا ہی ہوگا۔ (لیکن نازل کردہ صداقتوں کا تم جس طرح مذاق اڑا رہے ہو، اُس کے نتیجہ میں یقیناً) تم ذلیل وخوار کردیے جاؤ گے۔

فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾

19-لہٰذا، وہ محض ایک سخت جھڑک کے ساتھ یعنی زور کی آواز کے ساتھ (اٹھ کھڑے ہوں گے اور) پھر وہ دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں گے۔

وَقَالُوْا یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۲۰﴾

20-اور تب وہ کہہ اٹھیں گے! کہ ہم اپنی شامت کی گرفت میں آ گئے کیونکہ یہ تو وہ دن ہے جب سزا وجزا کے لئے سوائے اللہ کے کسی انسان پر کسی انسان کا اختیار نہیں ہے (یومُ الدین، 82/18-19)۔

هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع 21 1 5

21-(ان سے کہا جائے گا! کہ ہاں) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾

22-(اور اب) تم اُن سب لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا یعنی جو دوسروں کے حقوق کو کم کرکے یا اُن سے انکار کرکے زیادتی وبے انصافی کیا کرتے تھے اور اُن کے تمام ساتھیوں (اور حمائتیوں) کو بھی اور اُن کو بھی جن کی (یہ اللہ کو چھوڑ کر) غلامی و اطاعت کیا کرتے تھے اکٹھا کرکے لے آؤ۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ﴿۲۳﴾ الربع

23-(انہوں نے) اللہ کو چھوڑ کر (دوسروں کو اپنا آقا و مالک تسلیم کر رکھا تھا)۔ لہٰذا، انہیں جہنم کی راہ دکھا دو۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾

24-لیکن انہیں ذرا ٹھہراؤ۔ کیونکہ یقیناً ان سے پوچھ گچھ ہوگی۔

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

25-(اِن سے پوچھا جائے گا کہ اس وقت تو تمہارے بڑے ساتھی اور حمائتی تھے) لیکن اب کیا ہوگیا ہے تمہیں کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ہو۔

بَلْ هُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾

26-(وہ اِس سوال کا کوئی جواب نہیں دے سکیں گے) بلکہ وہ آج سر جھکائے فرماں بردار (بنے کھڑے ہونگے)۔

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

27-البتہ وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر آپس میں سوال (وجواب کی تکرار امیں پڑ جائیں) گے۔

قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

28-(گمراہ ہونے والے گمراہ کرنے والوں سے) کہیں گے! کہ حقیقت یہ ہے کہ تم اپنی قوت وطاقت کی وجہ سے ہم پر (غالب) آگئے تھے (اور ہمیں اپنے فریب سے نازل کردہ صداقتوں سے روکتے تھے)۔

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾

29-(گمراہ کرنے والے ان سے) کہیں گے (کہ یہ غلط ہے کہ ہم تمہیں سچائیوں کی طرف جانے سے روکتے تھے) بلکہ تم خود ہی نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کوتسلیم کرنے والے نہ تھے۔

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾

30-اور (حقیقت یہ ہے کہ) ہمارا تم پر کوئی زور وغلبہ نہیں تھا بلکہ تمہاری قوم ہی سرکش لوگوں کی تھی۔

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾

31-(بہرحال، ہماری گمراہی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ) پھر اب ہم اپنے رب کے اس فرمان کے مستحق ٹھہرائے گئے ہیں کہ ہمیں (عذاب) کا مزا چکھنا پڑے گا۔

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾

32- مگر (یہ بھی حقیقت ہے کہ تم غلط راستے پر چلنا چاہتے تھے اس لئے) ہم تمہیں گمراہی میں لے گئے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم خود بھی غلط راستے پر چل رہے تھے (اور چاہتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ہمارے ساتھ شامل ہوجائیں)۔

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

33-لہٰذا، اس دن عذاب میں بھی وہ سب باہم شریک ہوں گے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾

34-(اور یہ بات کسی ایک گروہ تک محدود نہیں بلکہ) حقیقت یہ ہے کہ ہم مجرموں کے ساتھ اِسی طرح کیا کرتے ہیں۔

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ ۙ

35- کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا! کہ اللہ کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کی غلامی و پرستش کی جائے تو وہ تکبر پر اتر آیا کرتے تھے۔

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾

36- اور وہ کہا کرتے تھے! کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک مجنون شاعر کی خاطر چھوڑ دیں؟

بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾

37- (حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا یہ رسولؐ نہ شاعر ہے نہ دیوانہ) بلکہ وہ ناقابلِ انکار سچائی کے ساتھ آیا ہے (یعنی قرآن کے ساتھ آیا ہے) اور وہ تصدیق کرتا ہے کہ تمام رسول (جو اُس سے پہلے آچکے ہیں وہ اللہ کی جانب سے سچائی کی تعلیم و آگاہی لے کر آئے تھے)۔

إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾

38- (مگر اُس سے سرکشی کرنے والوں کو) کہہ دو! کہ تم واقعیٔ ایک دردناک عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو۔

وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾

39- اور (یہ الم انگیز عذاب بلا وجہ نہیں دیا جائے گا) بلکہ یہ تمہیں تمہارے اُن اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾

40- البتہ (اِن میں سے) ایسے لوگ جو اللہ کی غلامی و اطاعت میں اُس کے احکام و قوانین پر مکمل عمل کرتے رہے (عباد اللہ) اور ان سے کٹ کر الگ ہو گئے تھے (وہ اُس عذاب سے محفوظ رہیں گے)۔

أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤١﴾

41- یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے زندگی کی نشو و نما کا ایسا خوشگوار سامان میسر کیا جائے گا جس کا ذکر (قرآن) میں جا بجا کیا جا چکا ہے۔

فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾

42- (یہ سب ان کی محنتوں کا) میٹھا پھل ہوگا۔ اور یہ لوگ بڑے ہی صاحبِ عزت و تکریم ہوں گے۔

فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٤٣﴾

43- وہ جنتِ نعیم میں ہوں گے یعنی وہ مسرتوں اور خوشگواریوں کے باغات میں ہوں گے۔

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾

44-(اور) ایک دوسرے کے سامنے شہ نشینوں پر بیٹھے ہوں گے (یعنی وہاں کسی قسم کی اونچ نیچ نہیں ہوگی)۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾

45-اور اُن کے آگے (انتہائی خوشگوار ولذیذ) بہتے ہوئے مشروب سے (لبریز) پیالوں کا دور چلتا رہے گا۔

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾

46-(وہ ایسا مشروب ہوگا جو دیکھنے میں) سفید ہوگا اور پینے والوں کے لئے بے حد لذیذ گا۔

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾

47-(اور تاثیر ایسی ہوگی کہ) نہ تو اِس سے کوئی ضرر و سرگرانی ہوگی اور نہ ہی وہ اِس سے مدہوش وبدمست ہونگے۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾

48-اور (یہ زندگی صرف مردوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہوگی) بلکہ ان کے نزدیک (ایسی عورتیں) ہوں گی جنہوں نے اپنی نگاہوں کو (بُرائی) سے بچا رکھا ہوگا، اور (اِسی لئے) وہ بڑی خوبصورت آنکھوں والی (نظر آئیں گی)۔

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

49-(اور یوں سمجھو کہ) گویا وہ سفید وشفاف محفوظ (پیکر ہوں)۔

(نـــوٹ: آیات 37/43-49 میں جنت کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے تو یہ انسانی عقل کی سطح کے مطابق ہے کیونکہ آیت 13/35 میں جنت کو مثال کہا گیا ہے یعنی جنت کی راحتیں اور نعمتیں انسانی عقل میں نہیں آسکتیں وہ اِن سے کہیں برتر ہیں جو کچھ کہ جنت کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے)۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾

50-پھر وہ (جنتوں میں رہنے والے) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں (حالات) دریافت کریں گے۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾

51-اُن میں سے ایک کہنے والا کہے گا! کہ حقیقت یہ ہے کہ (دنیا میں) میرا ایک ملنے والا ہوا کرتا تھا (جو آخرت کا منکر ہوتا تھا)۔

يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾

52-اور وہ مجھ سے کہا کرتا تھا! کہ کیا تم بھی (اُن لوگوں کی باتوں) کو سچ مانتے ہو (جو کہتے ہیں کہ)

ءَ اِذَا مِتۡنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَدِيۡنُوۡنَ ﴿۵۳﴾

53-جب ہم مر جائیں گے اور (ہمارا جسم) مٹی اور ہڈیاں بن کر رہ جائے گا (تو اس کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے) تاکہ ہم اپنے اعمال کا بدلہ پائیں؟

قَالَ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ ﴿۵۴﴾

54-(کہنے والے کی اس بات کے جواب میں دوسرا جنتی) اُس سے کہے گا! کہ کیا تم (دیکھنا) چاہتے ہو؟ تو ذرا (جہنم کی طرف) جھانک (کر دیکھو)۔

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِىۡ سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۵۵﴾

55-تو وہ جب اُس طرف جھانکے گا تو اُسے (اپنا وہی منکر ملنے والا) دوزخ کے درمیان میں پڑا ہوا نظر آئے گا۔

قَالَ تَاللّٰهِ اِنۡ كِدْتَّ لَتُرۡدِيۡنِ ۙ﴿۵۶﴾

56-وہ اُس سے (یعنی جھانکنے والا اُس دوزخی سے) کہے گا! کہ، اللہ کی قسم، قریب تھا کہ تُو مجھے بھی (اپنے ساتھ) تباہ کر کے رکھ دیتا۔

وَلَوۡلَا نِعۡمَةُ رَبِّىۡ لَكُنۡتُ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ ﴿۵۷﴾

57-اور اگر مجھے اپنے رب کی (طرف سے رہنمائی کی) نعمت میسر نہ ہوتی، تو میں بھی (دوزخ) میں حاضر کیے جانے والوں میں سے ہوتا۔

اَفَمَا نَحۡنُ بِمَيِّتِيۡنَ ۙ﴿۵۸﴾

58-(پھر وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے کہ) اب ہم مرنے والوں میں سے نہیں ہوں گے۔

اِلَّا مَوۡتَتَنَا الۡاُوۡلٰى وَمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِيۡنَ ﴿۵۹﴾

59-ہمیں جو موت پہلے آنی تھی آ چکی اور اب ہم عذاب دیے جانے والوں میں سے بھی نہیں ہوں گے۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۶۰﴾

60-یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو ہمیں حاصل ہوگئی (اور ہمیں ہماری مراد مل گئی)۔

لِمِثۡلِ هٰذَا فَلۡيَعۡمَلِ الۡعٰمِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾

61-(لہٰذا، اے رسولؐ! ان لوگوں سے کہہ دو کہ) ان جیسی کامیابیوں اور کامرانیوں کو حاصل کرنے کے لئے (نیک) کام کرنے والوں کو کام کرتے رہنا چاہیے۔

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾

62-(چنانچہ سوچو اور غور کرو کہ) کیا اس طرح کی ضیافت (جو درست اعمال کے بدلے میں میسر آتی ہے) بہتر ہے یا (غلط کاموں کے بدلے میں رزق کے طور پر ملنے والا) شجرۃ الزقوم۔

(**نوٹ**: زقوم ایسا درخت ہے جس پر کانٹے بھی ہوتے ہیں اور وہ بدبودار، تلخ اور زہریلا ہوتا ہے۔ توڑنے پر اس میں دودھ جیسا رس نکلتا ہے جو اگر جسم کو لگ جائے تو ورم ہو جاتا ہے۔ گنہگاروں کو کھانے کے لئے یہ درخت میسر کیا جائے گا، 44/44,43)۔

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾

63-(یاد رکھو) یہ حقیقت ہے کہ ہم نے (اس درخت) کو ایسے لوگوں کے لئے جو ظالم ہیں یعنی جو حقوق میں کمی کر کے یا حقوق سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی کے مجرم بنتے ہیں، ایک آزمائش بنا دیا ہے (یعنی وہ اس کے بارے میں سن کر بجائے یہ کہ درست راستہ اختیار کر لیں، وہ اس کا مزید مذاق اڑاتے ہیں کہ ایسا درخت جہنم میں کیسے اُگ سکتا ہے)۔

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾

64-حالانکہ وہ ایک ایسا درخت ہے جو جہنم کی جڑ سے (یعنی تہہ سے) نکلتا ہے۔

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾

65-اُس کے خوشے ایسے ہوتے ہیں جیسے شیطانوں کے سر ہوں (شیطانوں کا سر یا ناگ پھن کا سر۔ اس آیت میں یہ تشبیہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اُس میں زہر ہی زہر یا خرابی ہی خرابی بھری ہوتی ہے)۔

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾

66-بہر حال، یہ حقیقت ہے کہ (جہنم والے) اِسی سے کھائیں گے اور اِسی سے اپنے باطن بھریں گے (یعنی بھوک تو ایک طرف، ان کی داخلی کیفیات یعنی مسرتیں اور لذتیں تک تباہ ہو جائیں گی)۔

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾

67-پھر یقیناً اس کے اوپر سے اُن کے لئے کھولتا ہوا آمیزہ ہوگا جو انہیں دیا جائے گا (یعنی پانی ایسا گرم جس سے پیاس بجھنے کی بجائے اور عذاب کا باعث بن جائے)۔

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِ۟لَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾

68-(کھانے کے بعد) پھر یقیناً ان کا جہنم ہی کی طرف لوٹنا ہوگا (یوں اُن کی زندگی گزرے گی)۔

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾

69-یقیناً یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے باپ دادا کو اِسی گمراہی میں مبتلا دیکھا (اور اُسی پر چلتے رہے۔ لہٰذا یہ سزا انہیں اس لئے ملے گی کہ وہ غلط تقلید کرتے رہے اور خود غور وفکر نہیں کیا کہ درست کیا ہے اور غلط کیا)۔

فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾

70-اور یہ (آنکھیں بند کر کے) انہی کے نقشِ قدم پر دوڑتے رہے (اور کبھی رک کر اپنی عقل وشعور کو استعمال ہی نہیں کیا کہ وحی کی رہنمائی کیا ہے)۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾

71-اور (اِن کی یہ روش کوئی نئی بات نہیں کیونکہ) تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ان سے پہلے بھی بہت سی (قومیں اِسی طرح) غلط راستے اختیار کرتی رہی ہیں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾

72-اور تحقیق کرنے والے یہ بھی جانتے ہیں کہ ہم نے اُن میں (رسول) بھیجے تھے جو انہیں ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرتے تھے۔

ع 2 53 6

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾

73-لہٰذا، تم دیکھو کہ اُن لوگوں کا جنہیں اس طرح خوف ناک نتائج سے آگاہ کیا گیا تھا (لیکن انہوں نے اُس آگاہی کی ذرا پرواہ نہ کی تھی) کیا انجام ہوا۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾

74-(اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھو) کہ اللہ کے وہ بندے جو اُن سے الگ رہ کر (درست راہ پر چلتے رہے تو ان کا انجام کس قدر خوشگوار ہوا)۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾

75-اور (مثال کے طور پر) نوح (کا واقعہ یاد کرو، اُس نے سرکش قوتوں کے ظلم کے خلاف) ہمیں پکارا، تو تحقیق کرنے والے جانتے ہیں (کہ ہم نے کس طرح اس کی پکار کا جواب دیا) کیونکہ جب ہم دعا قبول کرتے ہیں (تو ضرورت مند کی ضرورت کے مطابق) اپنی نعمت عطا کرتے ہیں۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾

76-چنانچہ ہم نے اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو بہت بڑی مصیبت سے محفوظ رکھا۔ (وہ مصیبت جس نے باقی قوم کو غرق

کر کے رکھ دیا تھا)۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾

77-اور (اُس کے مخالفین سب تباہ ہو گئے مگر) ہم نے اُس کی نسل کو باقی رکھا۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾

78-اور آنے والی نسلوں میں ہم نے اُس کا (تذکرہ سبق سیکھنے والوں کے لئے) رہنے دیا۔

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾

79-(لہٰذا) نوح کو اقوامِ عالم میں امن وسلامتی کا (پیامبر ہونے کا) مقام حاصل ہوا۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾

80-(اور یہ بات صرف نوحؑ ہی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ) حقیقت یہ ہے کہ جو بھی دنیا میں حُسن وتوازن پیدا کرنے کی جدوجہد کرتے رہتے ہیں، ہم انہیں (ان کی جدوجہد کا) ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾

81-چنانچہ یہ ہے وہ حقیقت کہ (نوحؑ) ہمارے اُن بندوں میں سے تھا جو نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کر کے اطمینان وبے خوفی کی حالت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾

82-اور پھر ہم نے دوسروں کو (یعنی جو نوحؑ کے مخالف تھے، انہیں اِس لئے) غرق کر دیا (کیونکہ وہ نوحؑ کو جھٹلاتے تھے اور اُس کی کسی بات کو سچا نہیں سمجھتے تھے)۔

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾

وقف لازم

83-البتہ تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ اُن کے گروہ میں سے ابراہیم بھی تھا (جو نوحؑ کے راستے پر چلنے والوں میں سے تھا)۔

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾

84-چنانچہ یاد کرو کہ (وہ اپنے آباءواجداد کے طریقے سے یکسر الگ رہتے ہوئے) اپنے رب کے پاس ایسے قلب کے ساتھ آیا جو حق وصداقت کے سامنے بلا تامل جھک جانے والا تھا۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾

85-یہ بھی یاد رکھو کہ اُس نے (اُن کی مخالفت کی پروا کیے بغیر) اپنے باپ اور ساری قوم سے (برملا) کہہ دیا! کہ تم جس چیز کی غلامی واطاعت کرتے ہو (تو اُس کی حقیقت کچھ بھی نہیں اور وہ غلط ہے)۔

اَئِفۡکًا اٰلِهَةً دُوۡنَ اللّٰهِ تُرِيۡدُوۡنَ ؕ﴿۸۶﴾

86-اور تم نے اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے خدا بنا رکھے ہیں (جن کی پرستش کا) تم ارادہ کیے رکھتے ہو۔

فَمَا ظَنُّكُمۡ بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۷﴾

87-لہٰذا (یہ بتاؤ کہ) تم نے سارے عالمین کے رب کے بارے میں (آخر) کیا گمان کر رکھا ہے؟

فَنَظَرَ نَظۡرَةً فِى النُّجُوۡمِ ۙ﴿۸۸﴾

88-(وہ قوم ستاروں کی پرستش کرتی تھی) چنانچہ ابراہیم نے ستاروں کو ایک نظر دیکھا (یعنی ستاروں کے بارے میں غور وفکر کیا کہ اِس کی قوم کیوں انہیں معبود مانتی ہے اور اِسے کیسے ان معبودوں سے بیزار کیا جا سکتا ہے)۔

فَقَالَ اِنِّىۡ سَقِيۡمٌ ﴿۸۹﴾

89-پھر اُس نے (مختلف دلائل دیتے ہوئے اپنی قوم کے اُن لوگوں سے جو ستاروں کی پرستش کرتے تھے) کہا! کہ حقیقت یہ ہے (کہ یہ ستارے اِس قابل ہی نہیں کہ انہیں معبود تسلیم کیا جائے)۔ میں (اِن سے) سخت بیزار ہوں (بہتر یہی ہے کہ ان کی پرستش سے تم باز آجاؤ)۔

فَتَوَلَّوۡا عَنۡهُ مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۹۰﴾

90-(وہ لوگ ابراہیمؑ کے دلائل کا کوئی جواب نہیں دے سکتے تھے۔ لیکن وہ اپنے معبودوں کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھے) اس لئے وہ اُس سے پشت پھیر کر چلے گئے۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمۡ فَقَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ ۚ﴿۹۱﴾

91-اِسی طرح (اس کی قوم میں جو لوگ ستاروں کی بجائے بتوں کی پرستش کرتے تھے، تو اُن کے غلط عقائد کو بے نقاب کرنے کے لئے، ابراہیمؑ نے ایک اور انداز اختیار کیا۔ جہاں بت رکھے ہوئے تھے، وہاں ابراہیمؑ) خاموشی سے اُن کے (بُت) معبودوں کی طرف جا کر کہنے لگا! کہ (تمہارے پاس اتنی کھانے کی چیزیں رکھی ہوئی ہیں) تم انہیں کھاتے نہیں ہو؟

مَا لَـكُمۡ لَا تَنۡطِقُوۡنَ ﴿۹۲﴾

92-(اور یہ لوگ جو تمہاری پرستش کرتے ہیں، یہ تم سے اپنی مُرادیں مانگتے اور تمہارے حضور التجائیں کرتے ہیں)

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اِن سے بات تک نہیں کرتے ہو!

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿٩٣﴾

93-(چنانچہ ایک دفعہ ابراہیمؑ موقع پا کر) اُن کے (بتوں) پر پل پڑا اور پوری طاقت سے ضربیں لگا کر (اُنہیں توڑ ڈالا)۔

فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ﴿٩٤﴾

94-چنانچہ (اُن بتوں کی پرستش کرنے والوں نے جب یہ ماجرا سنا تو) وہ دوڑتے ہوئے اُن کی طرف آئے۔

قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ﴿٩٥﴾

95-اُس نے (یعنی ابراہیمؑ نے اُن کے غصے کی پروا کیے بغیر نہایت اطمینان وسکون سے اُن سے) کہا (کہ ذرا سوچو کہ) کیا تم اُن کی غلامی واطاعت کرتے ہو جنہیں تم (خود اپنے ہاتھوں سے) تراشتے ہو۔

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾

96-حالانکہ اللہ تو وہ ہے جس نے تمہیں تخلیق کیا اور (اُن پتھروں کو بھی تخلیق کیا جنہیں تراشنے کا) تم یہ کام کرتے ہو۔

قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿٩٧﴾

97-(اُن کے پاس اُس کے ان دلائل کا بالکل جواب نہیں تھا۔ انہوں نے باہمی مشورہ کیا کہ ایسے کو ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ چنانچہ) وہ کہنے لگے! کہ اِس کے لئے ایک عمارت بناؤ۔ پھر (اِس کے اندر آگ جلا کر) اِسے اُس آگ میں ڈال دو۔

فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿٩٨﴾

98-بہر حال، انہوں نے اُس کے خلاف ایک کاروائی کرنی چاہی تھی، مگر ہم نے (اُن کی چال کو ناکام بنا کر) انہیں نیچا دکھا دیا (اور ہم نے کہا، اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیمؑ کے لئے، 21/69 اور پھر اللہ نے ابراہیم کو آگ سے بچا لیا، 29/24)۔

وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٩٩﴾

99-چنانچہ اُس نے یہ کہتے ہوئے (وہاں سے ہجرت اختیار کر لی کہ) میں واقعی اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں اور وہی رب میری رہنمائی کرے گا (یعنی میں ایسی جگہ کی طرف جا رہا ہوں جہاں اپنے رب کے احکام کو نافذ کیا جا سکے گا)۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠٠﴾

100-(لہٰذا، ابراہیمؑ ہجرت کر کے وہاں چلا گیا جہاں اُس کے مقصد کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔لیکن اُس کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ چنانچہ اُس نے دعا مانگی کہ) اے میرے رب! مجھے (ایسی اولاد) عطا فرما جو اُن میں سے ہو جو غلط راستوں پر چلنے والوں کو درست راستوں پر لا کر سنوار سکتے ہیں (صالحین)۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

101-پھر ہم نے اُسے ایک ایسے بیٹے کی خوشخبری دی (جو بات بات پر طیش میں آنے والا نہیں تھا بلکہ) معاملات پر غور و فکر کر کے خطا کاروں کو سنورنے کے لئے مہلت دینے والا تھا (حلیم)۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

102-پھر جب وہ بیٹا اُس کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے کی (عمر) کو پہنچا تو (ایک دن) ابراہیم نے کہا! کہ اے میرے بیٹے! حقیقت یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کرر ہا ہوں۔سوتم اس پر غور کر کے (مجھے بتاؤ کہ) تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے۔ بیٹے نے کہا کہ! اے میرے باپ! آپ وہ کریں جس کا حکم (اللہ نے آپ کو دیا ہے)۔اگر اللہ نے مناسب سمجھا تو آپ مجھے بلا تامل ڈٹ جانے والوں میں سے پائیں گے۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ۚ

103-چنانچہ جب دونوں نے (اِس خواب کو اللہ کا حکم سمجھ کر) اس کے سامنے اپنا سر جھکا دیا اور (باپ نے بیٹے کو) پیشانی کے بل لٹا دیا!

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ۙ

104-تو ہم نے اُس کو ندا دی کہ اے ابراہیم! (رک جاؤ)۔

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾

105-واقعی تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ (ہمارے احکام وقوانین کے مطابق) زندگی میں حسن وتوازن پیدا کرنے کی تگ ودو میں مصروف رہتے ہیں تو انہیں ہم اِسی طرح ایسا صلہ دیتے ہیں (جس میں اُن کو فضیلتیں اور بلند مرتبے عطا ہو جاتے ہیں)۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾

106-حقیقت یہ ہے (کہ ابراہیمؑ اور اُس کے بیٹے کو) یہ واضح سخت قسم کے حالات وکیفیات اس لئے میسر کی گئیں تا کہ

ان کی حقیقی سیرت کھل کر سامنے آجائے۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾

107-اور ہم نے ذبحِ عظیم کے عوض اُسے اِس مشکل سے بچالیا۔

(نــــوٹ: یعنی اسماعیلؑ کو ذبح نہ ہونے دیا گیا اور اُس کو ذبحِ عظیم کا فدیہ دے کر بچالیا گیا۔ اِس آیت میں کہیں کسی جگہ کسی مینڈھے کا ذکر نہیں ہے کہ جسے اسماعیل کی جگہ ذبح کر دیا گیا ہو اور نہ ہی اس آیت میں ایسا کچھ بتلایا گیا ہے کہ یہ ذبحِ عظیم سے کیا مراد ہے البتہ سیاق وسباق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے اِس عمل کو ہی فدیہ میں ذبحِ عظیم کا درجہ دے دیا گیا اور اسماعیل کو ذبح ہونے سے بچالیا گیا کیونکہ بدلے میں کسی جانور کے ذبح ہونے کو ذبحِ عظیم کیسے کہا جاسکتا ہے)۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

108-اور ہم نے اس کا (ذکرِ خیر) بعد میں آنے والوں کے لئے باقی رکھا۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾

109-(یوں) ابراہیم پر امن وسلامتی طاری رہے گی۔

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

110-چنانچہ جو لوگ انسانیت کے لئے حسن وتوازن قائم رکھنے کا باعث بنتے ہیں، ہم انہیں اسی طرح (سلامتی و فضیلت) کا صلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

111-یہ حقیقت ہے کہ وہ ہمارے ان بندوں میں سے تھا جو نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کر کے اطمینان وبے خوفی کی حالت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

112-اور ہم نے اُسے (اِس کے دوسرے بیٹے) اسحاق نبی کی بھی خوشخبری دی، جو اُن میں سے تھا جو سنور نے سنوارنے کی جدوجہد میں مصروف رہتے ہیں۔

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع 3 39 7

113-اور ہم نے ابراہیم اور اسحاق کو ثبات واستحکام عطا کیا اور سامانِ نشوونما سے نوازا (بَرَکنا)۔ اور اُن دونوں کی نسل میں انسانیت کے لئے حسن وتوازن کا باعث بننے والے بھی ہیں اور کھلے طور پر اپنے نفس کے حقوق کم کر کے یا ان سے

انکار کر کے زیادتی و بے انصافی کرنے کے مجرم بھی ہیں۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

114-اور حقیقت یہ ہے کہ (بنی اسرائیل میں سے) ہم نے موسیٰ اور ہارون کو بھی اپنے احسان سے نوازا (یعنی انہیں نبوت عطا کی)۔

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾

115-اور ہم نے ان دونوں کو اور ان کی قوم کو جان لیوا مصیبت سے نجات دلائی۔

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

116-اور انہیں ہم نے مدد دی تو وہ (فرعون کی قوم پر) غالب آ گئے۔

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

117-اور ہم نے اِن دونوں کو نہایت واضح ضابطۂ حیات عطا کیا۔

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾

118-اور ہم نے اِن دونوں کی (زندگی کے) درست اور متوازن راستے کی جانب رہنمائی کردی۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

119-اور ہم نے اِن دونوں کی (داستانِ حیات کو رہنمائی کی خاطر) بعد میں آنے والوں کے لئے باقی رکھا۔

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

120-(یوں) موسیٰ اور ہارون پر امن وسلامتی طاری رہے گی۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

121- حقیقت یہ ہے کہ جو انسانیت کے لئے حسن وتوازن قائم کرنے کا باعث بنتے ہیں تو ان کو ہم ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

122-(اور یہ امن وسلامتی کا صلہ اُن کو اس لئے دیا گیا) کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ وہ دونوں ہمارے ان بندوں میں سے تھے جو نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

123-اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ الیاس ہمارے رسولوں میں سے تھا۔

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

124-(اور پھر وہ وقت بھی آیا) جب اُس نے اپنی قوم سے کہہ دیا! کہ کیا تم زندگی کے غلط راستے کی تباہیوں سے بچنا چاہتے ہو یا نہیں؟

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

125-(کیونکہ ذرا اپنی حالت پر غور کرو اور اپنے آپ سے پوچھو کہ) کیا تم بعل کو پکارتے ہو (یعنی بعل سے دُعائیں مانگتے ہو) اور تم نے اُس اللہ کو چھوڑ دیا ہے جو ہر شے کو بہترین حسن و توازن میں تخلیق کرنے والا ہے؟

(نــوٹ: بعل کے لغوی معنی آقا سردار اور مالک کے ہیں لیکن اُس زمانے کی قوم بعل کو دیوتا مانتی تھی جو کہ یا تو مشتری ستارہ یا سورج تھا اور بعل کی بیوی یعنی دیوی جو کہ یا تو چاند تھی یا زہرہ ستارہ تھی۔ اور بعل کی پرستش تقریباً سارے مشرقِ وسطیٰ میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور یہ زمانہ عیسیٰؑ کے پیدا ہونے سے تقریباً 875 سال پہلے کا ہے اور محمدؐ سے تقریباً 1445 سال پہلے کا ہے)۔

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

126-(اور پھر الیاسؑ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا! کہ تم نے) اُس اللہ کو (چھوڑ رکھا ہے) جو تمہارا بھی رب ہے یعنی جو تمہاری بھی نشو و نما کر رہا ہے اور تمہارے (تمام) پہلے آباؤ اجداد کی بھی نشو و نما کرنے والا ہے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

127-(یہ تھی وہ دعوت جو الیاسؑ نے اپنی قوم کو دی) لیکن انہوں نے اُسے جھٹلا دیا (جس کا نتیجہ یہ ہے کہ) بلاشبہ پھر وہ (جوابدہی کے لئے) پیش کر دیے جائیں گے۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

128-سوائے اُن کے (یعنی وہ عذاب کے لئے پیش کیے جانے والوں میں شامل نہیں ہونگے) جنہوں نے اُن سے الگ ہو کر (الیاسؑ کی دعوت کو قبول کر لیا) اور اللہ کی غلامی و اطاعت کو اختیار کر لیا۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾

129-بہرحال (الیاسؑ کے تذکرہ کو بھی رہنمائی کی خاطر) ہم نے بعد میں آنے والوں کے لئے باقی رکھا۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

130-(لہٰذا) الیاس پر امن و سلامتی طاری رہے گی۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِي الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۳۱﴾

131-یہ حقیقت ہے کہ ہم انسانیت کی خاطر حسن وتوازن قائم کرنے کی جدوجہد کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۲﴾

132- کیونکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ ہمارے ان بندوں میں سے تھا جو نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

وَاِنَّ لُوۡطًا لَّمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۳۳﴾

133-اور اِسی طرح یقیناً لُوطؑ بھی ہمارے رسولوں میں سے تھا۔

اِذۡ نَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۳۴﴾

134-ہم نے اُسے اور اُس کے تمام ساتھیوں (کو اُس تباہی) سے بچا لیا (جس میں اُس کی قوم برباد ہو جانے والی تھی)۔

اِلَّا عَجُوۡزًا فِي الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۱۳۵﴾

135-سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی (لوطؑ اور اُس کے تمام ساتھیوں کو بچا لیا گیا۔اور یہ بڑھیا لوطؑ کی بیوی تھی جس نے بجائے لوطؑ کے ساتھ ہجرت کر جانے کے، اپنی قوم کا ساتھ دیا اور قوم کے ساتھ ہی عذاب کی گرفت میں آ گئی)۔

ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِيۡنَ ﴿۱۳۶﴾

136-پھر ہم نے باقی سب کو تہس نہس کر دیا۔

وَاِنَّكُمۡ لَتَمُرُّوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مُّصۡبِحِيۡنَ ﴿۱۳۷﴾

137-اور یہ بھی حقیقت ہے کہ تم صبح کو بھی ان (بستیوں کے کھنڈرات) پر سے گزرتے ہو۔

وَبِالَّيۡلِ‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ ع 4 25 8

138-اور رات میں بھی (وہاں سے گزرتے ہو) لیکن کیا تم اس پر بھی عقل وفکر سے کام نہیں لیتے (اور نہیں سوچتے کہ اللہ کے احکام وقوانین سے سرکشی کا نتیجہ کیا نکلتا ہے)۔

وَاِنَّ يُوۡنُسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾

139- اور یونس بھی یقیناً رسولوں میں سے تھا۔

اِذۡ اَبَقَ اِلَى الۡـفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ۙ‏﴿۱۴۰﴾

140- لیکن یاد کرو جب غلام اپنے آقا سے فرار ہو کر ایک بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگ نکلا۔

(نوٹ: یعنی حضرت یونسؑ اپنی قوم کی مخالفت سے سخت گھبرا گئے اور اِس سے پہلے کہ انہیں اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم ملتا، وہ اپنے فرائض چھوڑ کر وہاں سے روانہ ہو گئے۔ اس لئے اللہ نے انہیں اس خطا کی سزا دی)۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الۡمُدۡحَضِيۡنَ ۚ‏﴿۱۴۱﴾

141- (وہ اُس بھری ہوئی کشتی میں بیٹھ تو گیا۔ مگر جب بوجھ کی وجہ سے کشتی ڈوبنے لگی تو بوجھ کو کم کرنے کے لئے جسے کشتی سے باہر پانی میں پھینک دینا تھا) اُس کے (لئے قرعہ ڈالا گیا اور) اُس قرعہ اندازی میں وہ مات کھا گیا (اور کشتی والوں نے اُسے دریا میں پھینک دیا)۔

فَالۡتَقَمَهُ الۡحُوۡتُ وَهُوَ مُلِيۡمٌ‏ ﴿۱۴۲﴾

142- چنانچہ (اُس دریا میں) یونس کو ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا۔ اور وہ (اِس مصیبت کو دیکھ کر اپنے آپ کو) ملامت کرتا رہا (کہ وہ جو اللہ کی اجازت کے بغیر قوم کو چھوڑ آیا ہے، یہ اُس کی سزا ہے)۔

فَلَوۡلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُسَبِّحِيۡنَۙ‏ ﴿۱۴۳﴾

143- لیکن یہ بھی ہے کہ اگر وہ ہماری اطاعت میں سرگرمِ عمل رہنے والوں میں سے نہ ہوتا،

لَـلَبِثَ فِىۡ بَطۡنِهٖۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ۚ‏ ﴿۱۴۴﴾ النصف

144- تو پھر وہ اُس (مچھلی) کے باطن میں اُس دن تک رہتا جب لوگوں کو (اعمال کی جوابدہی کے لئے) اٹھایا جانا تھا۔

فَنَبَذۡنٰهُ بِالۡعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيۡمٌ ۚ‏ ﴿۱۴۵﴾

145- (لہٰذا، مچھلی نے اگل دیا اور) پھر ہم نے اُسے (جس ساحل پر) پھینک دیا وہ ایک چٹیل میدان تھا۔ مگر (اِس دوران) وہ کمزور و مضمحل ہو چکا تھا۔

وَاَنۡۢبَتۡنَا عَلَيۡهِ شَجَرَةً مِّنۡ يَّقۡطِيۡنٍۚ‏ ﴿۱۴۶﴾

146- چنانچہ ہم نے اُس پر یعنی اُس کے بالکل نزدیک ایک ایسا پودا اگا دیا جس کے بڑے بڑے پتے تھے (تاکہ اُس پر سایہ بھی رہے اور وہ کچھ کھا بھی سکے)۔

وَاَرۡسَلۡنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلۡفٍ اَوۡ يَزِيۡدُوۡنَۚ‏ ﴿۱۴۷﴾

147- تب ہم نے اُسے (جس قوم کے لوگوں) کی طرف بھیجا اُن کی تعداد ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ تھی (یعنی اُس بستی کو دیکھنے والا یہی اندازہ کرتا کہ اُس کی آبادی ایک لاکھ سے زائد ہی ہوگی)۔

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾

148- پھر اُن لوگوں نے ہمارے نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کرلیا، تو ہم نے انہیں ایک مدت معینہ تک زندگی کے ساز وسامان سے نواز دیا۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنٰتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾

149- بہرحال (اُن مشرک اور توہم پرست اقوام کا انجام بتلانے کے بعد، اے رسولؐ! اس طرح کے عقیدے رکھنے) والوں سے پوچھو! کہ کیا تمہارے رب کے لئے بیٹیاں ہیں اور (خود) ان کے لئے بیٹے ہیں (یعنی ان کا پہلا جرم تو یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں! کہ اللہ کی اولاد ہے۔ دوسرا جرم یہ ہے کہ ایسے لوگ بیٹیوں کو کم تر جانتے ہیں اور بیٹوں کو برتر جان کر اپنے لئے مخصوص کرتے ہیں)۔

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾

150- (اور پھر ایسا عقیدہ رکھنے والے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جو فرشتے ہیں وہ عورتیں ہیں، لہٰذا، ان سے پوچھو کہ) کیا ہم نے ملائیکہ کو عورتیں تخلیق کیا ہے اور یہ اُس وقت سامنے موجود تھے (جب ہم فرشتوں کو تخلیق کررہے تھے)۔

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾

151- خبردار ہو جاؤ! کہ اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں رکھنا کہ ایسے لوگ جو باتیں کرتے ہیں وہ انہوں نے اپنی طرف سے گھڑی ہوئی ہوتی ہیں (جنہیں یہ اپنے عقیدے بنا لیتے ہیں)۔

وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾

152- کیونکہ (یہ جو کہتے ہیں کہ) اللہ صاحبِ اولاد ہے تو بلاشبہ یہ جھوٹے ہیں۔

اَصْطَفَى الْبَنٰتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾

153- اور یہ کہ اللہ نے اپنے لئے بیٹوں کی بجائے بیٹیاں پسند کررکھی ہیں (تو یہ کھلا جھوٹ اور گناہ در گناہ ہے)۔

مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾

154- (ایسے لوگوں سے کہو کہ) تمہیں کیا ہوگیا ہے جو تم اِس قسم کے فیصلے کرتے رہتے ہو۔

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾

155-اور کیا تم (اس قدر واضح دلائل کے بعد بھی) غور وفکر سے آگاہی حاصل نہیں کرتے ہو۔

اَمۡ لَكُمۡ سُلۡطٰنٌ مُّبِيۡنٌۙ‏ ﴿۱۵۶﴾

156-(یا) کیا تمہارے پاس (ان غلط عقائد کے لئے) کوئی واضح سند ہے؟

فَاۡتُوۡا بِكِتٰبِكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ‏ ﴿۱۵۷﴾

157-اگر ہے، تو لاؤ اپنی وہ (کون سی) کتاب ہے (جس میں یہ لکھا ہے)۔ اگر تم سچے ہو (تو اپنے دعوے کو ثابت کر کے دکھاؤ)۔

وَجَعَلُوۡا بَيۡنَهٗ وَبَيۡنَ الۡجِنَّةِ نَسَبًا‌ ؕ وَلَقَدۡ عَلِمَتِ الۡجِنَّةُ اِنَّهُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَۙ‏ ﴿۱۵۸﴾

158-اور (ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ) انہوں نے اللہ اور جنات کے درمیان (ایک رشتہ) نسب بنا رکھا ہے۔ حالانکہ جنات کو معلوم ہے کہ یقیناً وہ بھی (اللہ) کے سامنے پیش کر دیے جائیں گے (یعنی جن تو جانتے ہیں کہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں اور وہ اللہ کی مخلوق ہیں اس لئے اللہ اور اُن کے درمیان کسی قسم کا نسبی رشتہ ممکن ہی نہیں)۔

سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوۡنَۙ‏ ﴿۱۵۹﴾

159-(بہر حال) اللہ (ان توہم پرستیوں سے) بہت دُور اور بلند ہے جو یہ لوگ اُس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ‏ ﴿۱۶۰﴾

160- مگر (یہ بھی ہے کہ) جو اللہ کے مخلص بندے ہیں (وہ اِس قسم کے جھوٹے اور غلط اعتقادات نہیں رکھتے)۔

فَاِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَۙ‏ ﴿۱۶۱﴾

161-لہٰذا، یہ حقیقت ہے کہ (اے وہ لوگو جو اس دین کی مخالفت کرتے ہو، سُن رکھو کہ) تم اور وہ جن کی تم غلامی و اطاعت کرتے ہو (مِل کر بھی اللہ کے مخلص بندوں کو اللہ کی راہ سے نہیں ہٹا سکتے)۔

مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ بِفٰتِنِيۡنَۙ‏ ﴿۱۶۲﴾

162-اور نہ ہی تم (انہیں) اللہ کے خلاف بہکا سکتے ہو۔

اِلَّا مَنۡ هُوَ صَالِ الۡجَحِيۡمِ‏ ﴿۱۶۳﴾

163-(اللہ کے خلاف بہکایا) تو صرف وہ جا سکتا ہے جو اپنے آپ کو جہنم میں لے جانا چاہے۔

وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعۡلُوۡمٌۙ‏ ﴿۱۶۴﴾

164-بہر حال (اللہ کے مخلص بندے اس حقیقت پر یقین رکھتے ہیں کہ) ان میں سے ہر ایک کے لئے (اِس کے اعمال

کے مطابق) وہ مقام ہے جو (قرآن کی رُو سے) متعین و معلوم ہے۔

وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾

165-اور (وہ کہتے ہیں کہ) یہ حقیقت ہے کہ ہم نے (اپنے لئے یہ فیصلہ کر رکھا ہے) کہ ہم (اللہ کے نظام کے قیام کے لئے) صف بستہ رہیں گے (اور آپس میں انتشار کا شکار نہیں ہوں گے)۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

166-اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم (عمر بھر اس کے لئے) سرگرمِ عمل رہیں گے۔

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾

167-اور (یہ مخالفین اکثر) بڑے یقین سے کہا کرتے تھے!

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

168- کہ اگر ہمارے پاس بھی پہلے لوگوں کی طرح کوئی تعلیم و آگاہی میسر آتی!

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾

169-تو ہم بھی ضرور اللہ کے مخلص بندے بن جاتے۔

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

180-(لیکن جب نازل کردہ قران کی تعلیم و آگاہی انہیں میسر کر دی گئی) تو پھر انہوں نے اُس کی صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ (لیکن اس کا نتیجہ) بہت جلد انہیں معلوم ہو جائے گا۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

171-اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے پہلے ہی سے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ ہمارے وہ بندے جو ہمارے رسول ہوں گے!

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

172-تو انہیں بلاشبہ ہماری مدد حاصل ہو گی۔

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

173-اور یقیناً ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾

174-لہٰذا (اے رسولؐ تم) اس مہلت کے عرصہ تک (ان مخالفین کی طرف سے) اپنی توجہ ہٹا لو (اور اپنی جماعت کی

تنظیم وتربیت کرتے رہو)۔

وَّاَبۡصِرۡهُمۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُوۡنَ۝۱۷۵

175-اور(اس کے ساتھ ہی ان مخالفین کی چالوں پر بھی) نگاہ رکھو۔(یہ اپنی مخالفت کا انجام) بہت جلد دیکھ لیں گے۔

اَفَبِعَذَابِنَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنَ۝۱۷۶

176- مگر کیا یہ ہمارے عذاب میں جلدی کے خواہشمند ہیں؟

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمۡ فَسَآءَ صَبَاحُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ۝۱۷۷

177- لیکن(حقیقت یہ ہے کہ انہیں اُس عذاب کا اندازہ ہی نہیں کہ وہ کس قسم کا ہوگا، کیونکہ) جب وہ ان کے صحن میں نازل ہوگا تو وہ لوگ جنہیں اُن کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کیا جاتا رہاہے(اور وہ اُس پر کان ہی نہیں دھرتے تھے) تو ان کے لئے وہ صبح بہت ہی سخت ہوگی۔

وَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ حَتّٰى حِيۡنٍۙ۝۱۷۸

178-لہٰذا،(اے رسولؐ تم) اس مہلت کے عرصہ تک اُن سے توجہ ہٹالو(اور اپنے مقصد پر توجہ مرکوز کیے رکھو)۔

وَّاَبۡصِرۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُوۡنَ۝۱۷۹

179- مگر(اُن کی چالوں پر) پوری نگاہ رکھو۔پھر وہ بہت جلد(اپنی مخالفت اور اپنی چالوں کا انجام) دیکھ لیں گے۔

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَۚ۝۱۸۰

180-(تب انہیں معلوم ہو جائے گا) کہ تمہارا رب جو کہ لامحدود غلبہ واقتدار کا مالک ہے اور اُس رب(کے متعلق یہ اپنے غلط عقیدے) بیان کرتے رہتے ہیں تو وہ ان(کے غلط عقائد سے) کس قدر دُور اور بلند ہے۔

وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَۚ۝۱۸۱

181-چنانچہ(یہ ہیں وہ) رسول جن پر سلامتی وامن طاری رہے گا۔

وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۝۱۸۲ ع 5 44 9

182- مگر ساری تحسین وستائش اللہ کی عظمتوں کے اعتراف میں ہے جو اپنے سارے علمی جہانوں کی نشوونما کر رہا ہے۔